THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

# ختمِ نبوت کا قرآنی و تفسیری تصور: آئمہ لغت و مفسرین کی آراء کا مطالعہ

# THE QUR'ANIC AND EXEGETICAL CONCEPT OF THE FINALITY OF PROPHETHOOD: A STUDY OF THE VIEWS OF LEXICOGRAPHERS AND QUR'ANIC COMMENTATORS

**Ali Sher**
PhD Scholar Islamic studies
Department of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur
Email: alisher54300@gmail-com
**Dr- Iftikhar Ahmad**
Professor,Department of Quranic Studies, The Islamia University of Bahawalpur
Iftkhar-Ahmad@iub-edu-pk

## Abstract

*The doctrine of Finality of Prophethood (Khatm-e-Nubuwwat) is one of the fundamental and unanimously accepted beliefs of Islam. The Holy Qur'ān and numerous authentic Ahādīth explicitly affirm that Prophet Muhammad ﷺ is the last Prophet and no prophet shall come after him. This article presents a comprehensive analytical study of the linguistic, terminological, and exegetical meanings of Khatm-e-Nubuwwat in the light of classical lexicographers, Qur'ānic commentators, and Muslim scholars. The research highlights the meanings of the words "Khatm" and "Khātam" as explained by renowned scholars such as Ibn Manzur, Raghib al-Isfahani, and Al-Fayruzabadi. It further examines the interpretations of the verse "Khatam al-Nabiyyīn" by eminent exegetes including Imam al-Qurtubi, Imam al-Tabari, Imam Fakhr al-Din al-Razi, and Ibn Kathir. The article also discusses the consensus of the Muslim Ummah regarding the finality of Prophethood and highlights the scholarly refutations of false claimants of prophethood. The study concludes that the belief in Khatm-e-Nubuwwat is an essential part of Islamic faith and serves as a safeguard for the unity, integrity, and authenticity of Islam.*

**Keywords**: Khatm-e-Nubuwwat,Finality of Prophethood,Khatam al-Nabiyyīn,Tafsīr Studies,Islamic Creed,Qur'ānic Interpretation,Classical Muslim Scholars

**تمہید:**

عقیدۂ ختمِ نبوت اسلام کے بنیادی اور اجماعی عقائد میں سے ایک ہے جس پر امتِ مسلمہ کا ہر دور میں کامل اتفاق رہا ہے۔ یہ عقیدہ دراصل دینِ اسلام کی تکمیل، حفاظت اور عالمگیریت کا مظہر ہے۔ قرآنِ مجید نے واضح الفاظ میں حضور نبی اکرم ﷺ کو "خاتم النبیین" قرار دیا، جبکہ احادیثِ مبارکہ نے اس حقیقت کو مزید قطعی اور غیر مبہم انداز میں بیان کیا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امتِ مسلمہ نے ہر دور میں اس عقیدے کے تحفظ کو اپنے ایمان کا لازمی جزو سمجھا اور اس کے دفاع کے لیے بے مثال قربانیاں پیش کیں۔

لغوی اعتبار سے لفظ "ختم "تکمیل، اختتام اور مہر لگانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جبکہ "نبوت "اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانیت کی ہدایت کے لیے منتخب کیے جانے کو کہا جاتا ہے۔ اس طرح" ختمِ نبوت "کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ نبوت کا سلسلہ حضور نبی اکرم ﷺ پر مکمل کر دیا گیا اور آپ ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد ممکن نہیں رہی۔ آئمہ لغت، مفسرین اور محدثین نے اپنی تصانیف میں اسی مفہوم کی وضاحت کی ہے اور اس عقیدے کو اسلام کی اساس قرار دیا ہے۔

زیرِ نظر آرٹیکل میں عقیدۂ ختمِ نبوت کے لغوی، اصطلاحی اور تفسیری مفاہیم کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اس میں آئمہ لغت کے اقوال، مفسرینِ کرام کی آراء، اور محدثین کے استدلالات کو علمی انداز میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ ختمِ نبوت کا عقیدہ قرآن، حدیث اور اجماعِ امت سے ثابت ایک قطعی اور غیر متبدل حقیقت ہے۔ مزید برآں، اس مقالے میں ان علمی خدمات کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے جو مختلف علماء نے اس عقیدے کے تحفظ اور باطل نظریات کی تردید کے لیے انجام دیں۔

عقیدہ ختم نبوت عقائد کے باب میں انتہائی حساس اور بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا قرآن وحدیث کی صریح نصوص سے ثابت ہے۔ اس میں ذرہ برابر شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ ختم نبوت اساس ایمان اور مدارِ ایمان ہے، اس پر ایمان لانا ضروریات دین میں سے ہے۔ یہ وہ بنیادی پتھر ہے جس پر اسلام کی عظیم الشان عمارت قائم ہے اور اگر اسے ہٹا دیا جائے تو یہ عمارت دھڑام سے نیچے گر جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور میں امت کا سوادِ اعظم تحفظ ختم نبوت کو اپنے ایمان کا مسئلہ سمجھتا آیا ہے۔ اس مسئلے کی نزاکت و اہمیت کے پیش نظر کوئی مسلمان۔ خواہ اس کا تعلق کسی بھی مسلک و مشرب سے ہو اس کی راہ میں حائل مصلحت و ضرورت کو برداشت نہیں کرتا اور وہ منکرین ختم نبوت کی طرف سے کھڑی کی گئی ہر دیوار کو گرا دینے میں کوتاہی اور سہل انگاری کا تصور بھی نہیں کر سکتا اگرچہ اس کے لیے اسے بڑی سے بڑی قربانی حتی کہ جان سے بھی کیوں نہ ہاتھ دھونا پڑے۔ تحفظ ختم نبوت کے لیے سب سے پہلے یار غار وبدر و حنین حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ہر قسم کی مصلحت کو بالائے تاک رکھتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جہاد بالسیف کیا۔ حالانکہ اس دور صدیقی میں بہت سارے فتنے سر اٹھا رہے تھے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جرات اور بہادری سے منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کیا اور اس فتنے کو ختم کیا عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جو سب سے پہلے جنگ لڑی گئی اسے جنگ یمامہ کہتے ہیں یہ جنگ مسیلمہ کذاب خلاف لڑی گئی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے نبوت کے جھوٹے مدعی مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کے لیے ایک لشکر تیار کیا ۔اسلامی فوج یمامہ پہنچی، جہاں زبردست جنگ ہوئی۔ مسیلمہ کذاب کے اکیس ہزار آدمی مارے گئے، مسیلمہ کذاب قتل ہوا اور باقی لوگ بھاگ گئے۔ اسلامی لشکر کے بارہ سو مجاہدین شہید ہوئے جن میں سات سو قرآن مجید کے حافظ تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق کے دور سے لے کر آج تک امت مسلمہ نے تحفظ ختم نبوت کے معاملے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا دور حاضر میں انکار ختم نبوت کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے جس کو ان تمام اسلام دشمن قوتوں کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی آخری اور کامل دین اسلام میں رخنہ اندازی کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے اور اسلامی جذبہ جہاد کو سرد کرنے کے لیے برطانوی استعمار کے قائم کردہ اس گروہ کو ماضی کی طرح تقویت دینے کا عمل اب بھی زور و شور سے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ وجود مصطفی ﷺ میں جملہ محاسن و کمالات نبوت اس نقطۂ کمال تک پہنچے کہ اب قصر نبوت کا اور کوئی گوشہ تشنہ تکمیل نہ رہا اور نبوت کی رفیع الشان عمارت ہر لحاظ سے مکمل ہو گئی تو سلسلہ نبوت و رسالت کو ختم کر کے آپ ﷺ کے سر انور پر ختم نبوت کا تاج سجا دیا گیا۔[1] حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنے خاتم النبیین ہونے کی خصوصیت کا خود اعلان فرمایا۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ" سلسلہ نبوت و رسالت منقطع ہو چکا ہے سو میرے بعد نہ کوئی رسول ہو گا اور نہ کوئی نبی"۔[2]

دین اسلام میں ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقائد میں سے ایک ہے جن پر پورے عالم اسلام کا ہر زمانے میں اتفاق رہا ہے۔ یہ عقیدہ اسلام کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ عہد نبوت سے لے کر آج تک ہر مسلمان کا اس پر ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ قرآن مجید کی کم و بیش ایک سو انتالیس آیات اور رحمت عالم خاتم النبیین ﷺ کی بے شمار احادیث مبارکہ سے یہ عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان رکھیں اور اس عقیدہ سے اپنی نسل نوع کو بھی روشناس کرائیں تاکہ دین کو آگے پہنچانے کا عمل جاری رہ سکے.

**عقیدہ ختم نبوت کے لغوی اور اصطلاحی معنی:**

اسلام کے پانچ بنیادی عقائد ہیں جن پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے وہ عقائد درج ذیل ہیں۔ توحید پر ایمان، رسالت پر ایمان، اخرت پر ایمان، ملائکہ پر ایمان اور الہامی کتب پر ایمان لانا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے جو مسلمان ان عقائد میں سے کسی ایک عقیدہ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں ہے عقیدہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے تمام مسلمان اس عقیدہ پر کامل یقین رکھتے ہیں سب سے پہلے ختم نبوت کے لغوی معنی کو بیان کیا جاتا ہے۔

---

1 القادری، ڈاکٹر محمد طاہر، شیخ السلام، عقیدہ ختم نبوت، منہاج القرآن پبلیکشنز، یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور، اپریل ۲۰۰۸ء ص ۵۴۔

2 ترمذی، ابو عیسیٰ، امام، جامع الترمذی، دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، طبع اولیٰ محرم ۱۴۲۰ھ / اپریل ۱۹۹۹م۔ کتاب الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات ، ۴:۵۳۳، رقم: ۲۲۷۲۔

**ختم نبوت کے لغوی معنی:**

عقیدہ ختم نبوت دو الفاظ پر مشتمل ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے عربی زبان میں "عقیدہ" کا مطلب ہے یقین، پختہ نظریہ، یا دل کی گہرائیوں سے مانا جانے والا نظریہ اور اٹل نظریات ہیں۔ "ختم" کا مطلب ہے مہر لگانا، مکمل کرنا، کسی چیز کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا یا کسی سلسلے کو بند کر دینا۔

"نبوت" نبی ہونے کی صفت کو کہتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی انسان کو وحی کے ذریعے ہدایت دینے کے لیے چن لیا جانا۔ لہٰذا لغوی اعتبار سے "ختم نبوت" کا مطلب ہے "نبوت کے سلسلے کو مکمل کر دینا یا اس پر مہر لگا دینا"۔ یعنی کسی نبی کے آنے کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دینا۔[3]

**"ختم" کا لغوی معنی:**

لفظ "ختم" عربی زبان کا لفظ ہے جو خ ت م کے مادے سے ماخوذ ہے۔ اس کے بنیادی معانی میں کسی چیز کو مکمل کرنا، مہر لگانا، آخر میں پہنچنا، بند کرنا یا کسی عمل کا اختتام کرنا شامل ہیں۔ لفظ "خاتم" عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کے لغوی معنی درج ذیل ہیں:

۱۔ مہر یا انگشتری: "وہ چیز جس سے کسی چیز پر مہر لگائی جائے جیسے حکمرانوں یا اہم شخصیات کی مہر والی انگوٹھی"

۲۔ آخری یا اختتام: "کسی چیز کا انجام یا آخری حصہ جیسے کسی سلسلے یا دور کا خاتمہ۔"

۳۔ "کامل یا مکمل کرنے والا: وہ جو کسی چیز کو مکمل کر دے یا اس کا اختتام کرے۔" یہ لفظ عام طور پر "خاتم النبیین" کے طور پر نبی کریم ﷺ کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہے کہ آپ ﷺ نبیوں کے سلسلے کے آخری نبی ہیں۔

**آئمہ لغت کے نزدیک خاتم کا مفہوم:**

ابن منظور لکھتے ہیں: "الخَتْمُ: الطبعُ على الشيءِ والاستيثاقُ منهُ، وخَتَمَ الشيءَ يَخْتِمُهُ خَتْمًا وأَخْتَمَهُ: طَبَعَ عليه، وبلغَ آخرهُ، و انتهى منهُ"

ترجمہ: "ختم کا مطلب کسی چیز پر مہر لگانا اور اسے مضبوطی سے بند کرنا ہے۔ ختم کا مطلب کسی چیز کے آخر تک پہنچنا اور اس کو مکمل کر دینا بھی ہوتا ہے۔"[4]

**فیروزآبادی اور خاتم کا مفہوم:**

فیروزآبادی لغت القاموس المحیط میں لکھتے ہیں: "الخَتْمُ: إتمامُ الشيءِ وطَبْعُهُ، والخاتِمُ والخاتَمُ: الشيءُ يُخْتَمُ بهِ"

"ختم کا مطلب کسی چیز کو مکمل کرنا اور اس پر مہر لگانا ہے۔ 'خاتَم' اور 'خاتِم' وہ چیز ہے جس کے ذریعے کسی چیز کو ختم کیا جائے۔"[5]

**امام راغب اصفہانی اور خاتم کا مفہوم:**

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں: "الختم هو بلوغ آخر الشيء ووضع الطابع عليه ليكون محفوظًا"

ترجمہ: "ختم کا مطلب کسی چیز کے آخری مرحلے تک پہنچ جانا اور اس پر مہر لگا دینا ہے تاکہ وہ محفوظ ہو جائے۔"[6]

"خاتم" کے لغوی معانی پر مزید آئمہ لغت کے حوالہ جات کا ذکر کرتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں: ابن فارس نے اپنی کتاب معجم مقاییس اللغۃ میں لکھا: "الخَاتِمُ: من الخَتْمِ وهو الطَّبْعُ على الشيءِ لِيَحْتَجِزَ ولا يُغَيَّرَ."

---

[3] ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، بیروت: دار صادر، ۱۹۹۰ء، ج ۱۲، ص ۲۰۴۔

[4] ایضاً۔

[5] فیروزآبادی، مجد الدین محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، بیروت: دار الفکر، ۱۹۸۷ء، ص ۳۲۵۔

[6] امام راغب اصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد بن ابراہیم، المفردات فی غریب القرآن، دمشق: دار القلم، ۲۰۰۲، ص ۲۴۵۔

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ترجمہ:"خاتم کالفظ 'ختم' سے نکلاہے، جس کا مطلب ہے کسی چیز پر مہر لگانا تاکہ وہ محفوظ ہو اور اس میں تبدیلی نہ کی جاسکے۔"[7]

الجوہری نے الصحاح میں خاتم کے معنی یوں بیان کیے ہیں:"الخَاتِمُ: هو المِفْتَاحُ الَّذِي يُغْلِقُ بِهِ الشَّيْءَ."

ترجمہ:"خاتم وہ چابی یا مہر ہوتی ہے جس سے کسی چیز کو بند کیا جاتا ہے یا اس پر مہر لگائی جاتی ہے۔"[8]

**ابن سکیت اور خاتم کا مفہوم:**

ابن سکیت کتاب الاصلاح میں "خاتم "کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں"الخَاتِمُ: هو الطَّبْعُ الذي يُخْتَمُ به، ولا يُمْكِنُ تَغْيِيرُهُ"

ترجمہ:"خاتم وہ مہر یا چیز ہوتا ہے جس سے کسی چیز پر مہر لگائی جاتی ہے اور اس کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔"[9]

المیدانی مجمع البحرین میں خاتم کا مفہوم اس طرح بیان کرتے ہیں:"الخَاتِمُ هوما يُخْتَمُ بِهِ الشيءُ، إما مِفْتَاحًا أو مِهْرًا"

ترجمہ:"خاتم وہ چیز ہے جس سے کسی چیز کو بند کیا جاتا ہے، چاہے وہ مہر ہو یا چابی ہو۔"[10]

ابن جنی نے الخصائص میں لکھا:"الخَاتِمُ: هو ما يُطْبَعُ على الشيء ليُحْكَمَ إغلاقه"

ترجمہ:"خاتم وہ مہر ہے جو کسی چیز پر لگائی جاتی ہے تاکہ اس کا دروازہ بند ہو جائے اور اس پر کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔[11]

**امام قرطبی اور ختم نبوت کا اصطلاحی مفہوم:**

امام قرطبی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تفسیر "الجامع لأحکام القرآن" میں "ختم نبوت" کے اصطلاحی مفہوم کو بہت واضح طور پر بیان کیا ہے۔امام قرطبی کے مطابق ،"ختم نبوت"کا مطلب یہ ہے "کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا، اور ان کی نبوت کا سلسلہ مکمل ہو چکا ہے"۔امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں ختم نبوت کا اصطلاحی مفہوم بہت ہی جامع انداز میں بیان کیا ہے جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

امام قرطبی نے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر ۴۰ کی تفسیر بیان کی ہے جس میں واضح طور پر ختم نبوّت کا ذکر ہے۔

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗوَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا "[12]

"محمد(صلی اللہ علیہ وسلم)تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے (آخری نبی)ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔"

**امام قرطبی اور خاتم النبیین کا مفہوم:**

متذکرہ بالا آیت کی تفسیر میں "خاتم النبیین" کے لفظ کو اس طرح بیان کیا کہ "خاتم "کا مطلب "آخری" یا "اختتام" ہے۔ان کے مطابق اس آیت میں یہ بات بالکل واضح کی گئی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی بھی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں"۔امام قرطبی نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ "یہ لفظ اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اور جو لوگ بعد میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں وہ حق پر نہیں ہیں"۔امام قرطبی نے "ختم نبوت" کے مفہوم

کو مزید واضح کرنے کے لیے حدیثوں کا بھی حوالہ دیا۔ایک مشہور حدیث جسے امام قرطبی نے ذکر کیا وہ ہے: قال رسول اللہ

---

7 ابن فارس، ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا، معجم مقاییس اللغۃ، بیروت: دار الجیل، ۱۹۹۴ء، ج۵، ص۵۲۶۔

8 الجوہری، ابونصر اسماعیل بن حماد، الصحاح فی اللغۃ، قاہرہ: دار العلم، ۱۹۸۳ء، ج۳، ص۸۹۰۔

9 ابن سکیت، ابوالحسن علی بن اسماعیل، الاصلاح، بیروت: دار إحیاء التراث العربي، ۱۹۸۷ء، ص۲۴۶۔

10 المیداني، ابوالفضل احمد بن محمد بن احمد، مجمع البحرین، بیروت: دار القلم، ۱۹۹۶ء، ج۱، ص۴۳۷۔

11 ابن جنی، ابوالفتح عثمان بن جني، الخصائص، بیروت: دار الفکر، ۱۹۸۲، ج۲، ص۱۳۰۔

12 القرآن الکریم، ۳۳:۴۰۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ﷺ:"لا نبي بعدی"(13)

"میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا" اس حدیث سے امام قرطبی اس بات کو مستحکم کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اللہ کے اخری رسول اور نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بھی ثابت ہو گئی ہے۔(14)

**آئمہ مفسرین کے نزدیک ختم نبوت کا مفہوم:**

ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو گا۔ یہ عقیدہ قرآن، حدیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہے اور ہر دور کے مفسرین نے اس کی وضاحت کی ہے۔ درج ذیل آئمہ مفسرین کی آراء اس مفہوم کو مزید واضح کرتی ہیں:

**امام طبری اور ختم نبوت:**

امام طبری اسلامی تاریخ، تفسیر اور فقہ کے ایک جلیل القدر عالم تھے۔ ان کا پورا نام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری ہے۔ وہ طبرستان کے علاقے آمل میں پیدا ہوئے اور اپنی علمی جستجو کے باعث اسلامی دنیا کے مختلف علمی مراکز کا سفر کیا جن میں بغداد، کوفہ، اور مصر شامل ہیں۔

**تفسیر طبری میں خاتم النبیین کا مفہوم:**

امام محمد بن جریر الطبری رحمتہ اللہ اپنی مشہور تفسیر "جامع البیان عن تاویل آی القرآن" میں "خاتم النبیین" سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۰ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے تمام انبیاء کے خاتم اور آخری نبی ہیں۔ اور تمام انبیاء کے سردار ہیں آپ کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی"۔ طبری کی اس تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے مطابق نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا استثنا ممکن نہیں۔(15)

**امام رازی (متوفی ۶۰۶ھ) اور ختم نبوت:**

فخر الدین رازی رحمتہ اللہ اپنی مشہور تفسیر "التفسیر الکبیر" میں لکھتے ہیں: 'سورۃ الاحزاب کی یہ آیت اس بات پر صریح دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور یہی ختم نبوت کا صحیح مفہوم ہے۔ امام رازی کے مطابق "خاتم النبیین" کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا، کیونکہ آپؐ پر نبوت کا سلسلہ مکمل ہو گیا۔ وہ اس آیت کو ختم نبوت کی قطعی دلیل قرار دیتے ہیں۔"(16)

**امام ابن کثیر اور ختم نبوت:**

امام عماد الدین ابن کثیر رحمتہ اللہ "تفسیر القرآن العظیم" میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: "اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے نبوت کو ختم کر دیا۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، جیسا کہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔'"(17)

**امام بیضاوی (متوفی ۶۸۵ھ):**

امام بیضاوی کا پورا نام نصیر الدین ابو الخیر عبد اللہ بن عمر بن محمد البیضاوی تھا۔ وہ ساتویں صدی ہجری کے مشہور مفسر، محدث، متکلم، اور فقیہ تھے۔ ان کی ولادت ۶۲۸ ہجری (۱۲۲۸ عیسوی) میں بیضاء فارس (موجودہ ایران) میں ہوئی۔ وہ شافعی فقہ کے جید عالم تھے اور علم تفسیر، اصول فقہ اور کلام میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ ان کی سب سے

---

13 البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح (صحیح البخاری)، تحقیق: مصطفی دیب البغا۔ بیروت: دار ابن کثیر، ۱۹۸۷ء، حدیث نمبر ۳۴۵۵۔

14 امام قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لأحکام القرآن، بیروت: دار الفکر، ۲۰۰۰ء، ج ۱۴، ص ۱۸۶۔

15 الطبری، محمد بن جریر، تفسیر الطبری، بیروت: دار المعارف، ۱۹۹۲ء، ج ۲۰، ص ۱۱۲۔

16. الرازی، امام فخر الدین۔ التفسیر الکبیر۔ بیروت: دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۴ء، ج ۵، ص ۱۵۱۔

17 ابن کثیر، اسماعیل بن عمر۔ تفسیر ابن کثیر۔ ریاض: دار طیبہ، ۱۹۹۹ء، ج ۳، ص ۴۱۱۔

مشہور تصنیف "أنوار التنزيل وأسرار التأويل" ہے، جو "تفسیر بیضاوی" کے نام سے معروف ہے۔ یہ تفسیر زمخشری کی "الکشاف" سے متاثر ہے مگر اس میں اعتزال کے اثرات کو کم کر دیا گیا ہے۔ اس تفسیر کو اس کی اختصار، فصاحت اور گہرائی کی وجہ سے کئی صدیوں تک مدارس میں پڑھایا جاتا رہا ہے۔ دیگر اہم تصانیف میں "منهاج الوصول إلى علم الأصول" (اصولِ فقہ پر ایک اہم کتاب) اور "الطوالع في علم الکلام" شامل ہیں۔ امام بیضاوی نے قاضی القضاۃ کے منصب پر بھی خدمات انجام دیں۔ ان کی وفات ۶۸۵ ہجری (۱۲۸۶ عیسوی) میں ہوئی۔[18]

**تفسیر انوار التنزیل واسرار التاویل اور ختم نبوت:**

علامہ ناصر الدین بیضاوی رحمتہ اللہ اپنی تفسیر "انوار التنزیل و اسرار التاویل" میں فرماتے ہیں: "خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نبی نہیں بن سکتا، کیونکہ آپ پر نبوت کا اختتام ہو چکا ہے۔"[19] بیضاوی کی اس وضاحت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت کا کوئی امکان باقی نہیں رہا۔

**امام آلوسی (متوفی ۱۲۷۰ھ) اور ختم نبوت:**

علامہ آلوسی کا پورا نام شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی آلوسی تھا۔ وہ ایک بلند پایہ مفسر، محدث، فقیہ، اور عربی زبان و ادب کے ماہر تھے۔ ان کی پیدائش ۱۲۱۷ ہجری (۱۸۰۲ء) میں بغداد میں ہوئی اور وہ اپنے وقت کے جید علماء میں شمار ہوتے۔[20]

**تفسیر روح المعانی میں ختم نبوت کا ذکر:**

علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمتہ اللہ اپنی مشہور تفسیر "روح المعانی" میں فرماتے ہیں: "سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۰ اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ جو شخص اس کے خلاف دعویٰ کرے وہ قرآن کے نصوص کا انکار کرنے والا ہے۔"[21] امام آلوسی یہاں اس عقیدے کی حتمیت کو بیان کرتے ہیں اور اس کے خلاف کسی بھی تاویل کو قرآن کے خلاف قرار دیتے ہیں۔

**امام قرطبی اور ختم نبوت:**

امام قرطبی (المتوفی ۶۷۱ھ) اسلامی علوم کے ایک ممتاز مفسر، فقیہ، اور محدث تھے۔ ان کا پورا نام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی تھا۔ وہ اندلس (موجودہ اسپین) کے شہر قرطبہ میں پیدا ہوئے، لیکن بعد میں اسلامی علوم کے فروغ کے لیے مصر ہجرت کر گئے۔[22]

**تفسیر جامع الاحکام القرآن میں ختم نبوت کا مفہوم:**

امام محمد بن احمد القرطبی رحمتہ اللہ اپنی تفسیر "الجامع لأحکام القرآن" میں لکھتے ہیں: "سورۃ الاحزاب کی یہ آیت تمام مسلمانوں کے لیے ایک واضح اور قطعی دلیل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔"[23] یہ بات واضح کرتی ہے کہ ختم نبوت کے معاملے پر پوری امت مسلمہ میں ہمیشہ سے اتفاق رہا ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا اختلاف نہیں پایا جاتا ہے۔ آئمہ مفسرین کی تشریحات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ "خاتم

---

[18] حاجی خلیفۃ، کشف الظنون عن أسامي الکتب والفنون، بیروت: دار إحیاء التراث العربي، ۱۹۴۱ء ج ۱، صفحہ ۱۱۳۔

[19] البیضاوی، ناصر الدین، انوار التنزیل وأسرار التأویل۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۲۰۰۱ء، ج ۴، ص ۱۶۴۔

[20] آلوسی، شہاب الدین محمود بن عبد اللہ، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی. بیروت: دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۵ء ج ۱، ص ۵

[21] آلوسی، روح المعانی، ج ۲۲، ص ۳۲۔

[22] قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد، الجامع لأحکام القرآن، قاہرہ: دار الکتب المصریہ، ۱۹۶۴ء، ج ۵، ص ۲۵۰۔

[23] قرطبی، الجامع لأحکام القرآن، ج ۱۴، ص ۲۰۰۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

النبیین" کا مفہوم یہی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ یہ مفہوم قرآن، حدیث اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔

**حضرت مولانا مفتی محمد شفیع اور ختم نبوت کا مفہوم:**

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع کی کتاب "ختم نبوت کامل" میں "ختم نبوت" کا تصور بنیادی طور پر اس بات پر زور دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام کی تکمیل حضرت محمد ﷺ کی نبوت کے ساتھ کر دی ہے۔ اس مفہوم کو درج ذیل نکات کی روشنی میں سمجھا جاسکتا ہے.

**نبوت کا سلسلہ مکمل ہونا:** قرآن و سنت میں واضح اشارے موجود ہیں جو بتاتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ یعنی، ان کی نبوت میں تمام انبیاء اور رسولوں کا سلسلہ ایک نقطے پر پہنچ کر مکمل ہو گیا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ ان کے بعد کوئی نیا نبی یا رسول متعین نہیں کیا جاسکتا۔

**الٰہی ہدایت کی تکمیل:** حضرت محمد ﷺ کو "خاتم النبیین" یعنی انبیاء کے مہتمم قرار دیا گیا ہے۔ ان کے ذریعے الٰہی ہدایت کا پیغام مکمل اور جامع صورت اختیار کر چکا ہے۔ اگر بعد میں کوئی نیا نبوت کا دعویٰ کیا جائے تو وہ اس مکمل پیغام میں خلل ڈالنے کے مترادف ہو گا جو کہ اسلامی عقائد کے بنیادی ڈھانچے کے منافی ہے۔

**دین کی اصلی تعلیمات کی حفاظت:** ختم نبوت کا اصول یہ یقینی بناتا ہے کہ اللہ کا پیغام ایک ہی انداز اور کلیت میں برقرار رہے۔ نئے نبی کے دعوے سے نہ صرف توحید پر سوال اٹھتا ہے بلکہ دین کی اصل روح اور تعلیمات میں بھی تبدیلی آسکتی ہے۔ اس نظریے سے مسلمانوں کی اجتماعی شناخت اور یکجہتی مضبوط ہوتی ہے کیونکہ ایک ہی حتمی ہدایت کو مانا جاتا ہے۔ اس لیے ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی تعلیمات کی بھی حفاظت کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ ختم نبوت کا مفہوم اس بات پر مبنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام پیغام رسان انبیاء کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ کی نبوت میں مکمل کر دیا ہے۔ اس اصول کے تحت نہ صرف دین اسلام کی ہدایات کی سچائی اور جامعیت برقرار رہتی ہے بلکہ مسلمانوں کی اجتماعی شناخت اور عقیدت کا ایک مضبوط ستون بھی قائم ہوتا ہے۔ اور دین اسلام کا مقام و مرتبہ بھی بلند ہوتا ہے جو تا قیامت ہمیشہ قائم رہے گا۔ مفتی محمد شفیؒ کی کتاب ختم نبوت کامل میں ختم نبوت کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضور اکرمؐ پر نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔ آپؐ آخری نبی ہیں، آپؐ کے بعد کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ باطل اور کفر ہے۔ اس عقیدے پر اجماعِ امت ہے اور اس کا انکار اسلام سے خروج کے مترادف ہے۔"[24]

**ڈاکٹر طاہر القادری کے نزدیک ختم نبوت کا مفہوم:**

ڈاکٹر طاہر القادری اپنی کتاب "عقیدہ ختم نبوت" میں ختم نبوت کا اصطلاحی مفہوم واضح کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اسلامی عقیدے کے مطابق ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں، اور آپؐ کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو چکا ہے اور قیامت تک بند رہے گا۔

**ختم نبوت امت مسلمہ کے اجتماعی عقائد کا حصہ:**

ڈاکٹر طاہر القادری اس بات کو بھی واضح کرتے ہیں کہ "ختم نبوت" کا تصور امت مسلمہ کے اجماعی عقائد میں شامل ہے اور اس پر کسی قسم کا کوئی شبہ یا اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اس لیے نبوت کا دعویٰ کرنے والا یا کسی جھوٹے مدعیِ نبوت کو ماننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ یہ اصطلاح قرآن وحدیث میں کئی مقامات پر بیان کی گئی ہے جن میں خاص طور پر سورہ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا "[25]

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں بلکہ وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے"

---

24 عثمانی، مفتی محمد شفیع، ختم نبوت کامل ادارۃ المعارف کراچی، یکم ستمبر ۱۹۶۵ء، ص ۱۰۔۱۳۔

25 القرآن الکریم، ۳۳:۴۰

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

یہ عقیدہ نہ صرف قرآنی نصوص سے ثابت ہے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی مستند احادیث بھی اس کی وضاحت کرتی ہیں، جن میں آپؐ نے خود کو "خاتم النبیین" قرار دیا اور تاکید فرمائی کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔[26]

**ختم نبوت کا مفہوم انور شاہ کشمیری کے نزدیک:**

علامہ انور شاہ کشمیر رحمتہ اللہ نے اپنی کتاب "خاتم النبیین" اور دیگر تصانیف میں ختم نبوت کے مفہوم کو نہایت علمی اور گہرے استدلال کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان کے نزدیک ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی اور نبوت کا سلسلہ مکمل ہو گیا اور اب قیامت تک کوئی شخص نبی نہیں بن سکتا نہ ہی کسی کو ایسا دعویٰ کرنے کا حق حاصل ہے۔ ان کا استدلال یہ بھی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام زمانوں اور اقوام کے لیے عام تھی اور چونکہ نبوت کی غایت و مقصد آپ کی ذات میں مکمل ہو چکا اس لیے کسی اور نبی کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اگر کسی نئے نبی کا آنا ممکن ہوتا تو اس سے دینِ اسلام میں نقص لازم آتا جو کہ قرآن و سنت کے خلاف ہے۔

علامہ کشمیری رحمتہ اللہ قادیانیت اور دیگر باطل نظریات کی تردید کرتے ہوئے بتاتے ہیں کہ جو لوگ ختم نبوت کے مفہوم کو محدود یا مشروط کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ دین میں تحریف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ان کی رائے میں "خاتم النبیین" کا مطلب یہ نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف نبیوں کی مہر ہیں بلکہ اس کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ان کا طرزِ استدلال علمی، منطقی اور روایتی علوم پر مبنی ہے جس میں وہ لغوی، تفسیری، حدیثی، اور اجماعی دلائل سے ثابت کرتے ہیں کہ ختم نبوت ایک قطعی اور غیر متبدل حقیقت ہے۔[27]

**مولانا محمد یوسف بنوری کے نزدیک ختم نبوت کا مفہوم:**

مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ نے اپنی کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" میں ختم نبوت کے مفہوم کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق، ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی کو بھی نبوت یا رسالت عطا نہیں کی جائے گی۔ مولانا بنوری نے یہ بھی وضاحت کی کہ "خاتم النبیین" کا مطلب صرف "آخری نبی" ہے، نہ کہ "افضل نبی" یا "مہر نبوت" جیسے باطل تاویلات جو قادیانی پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے علمی و منطقی دلائل سے ثابت کیا کہ لغت، تفسیر اور حدیث کے تمام دلائل نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کی تصدیق کرتے ہیں اور اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ مختصراً مولانا بنوری کی تحقیق یہ واضح کرتی ہے کہ ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی
نہیں آئے گا اور جو بھی اس کے برعکس عقیدہ رکھے وہ اسلامی عقائد سے انحراف کر رہا ہے۔[28]

**ختم نبوت اور مولانا محمد یوسف لدھیانوی:**

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمتہ اللہ نے اپنی کتاب "تحفہ قادیانیت" میں ختم نبوت کے اصطلاحی مفہوم کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی بھی درجے کی نبوت یا رسالت کا امکان نہیں ہے۔

مولانا لدھیانوی رحمتہ اللہ کے مطابق "ختم نبوت صرف ایک عقیدہ نہیں بلکہ اسلام کی بنیادی اور حتمی حقیقت ہے جس پر دین کی تکمیل اور تحفظ کا انحصار ہے۔ جو بھی اس میں شک کرے یا اس کی تاویلات گھڑے، وہ درحقیقت دینِ اسلام میں تحریف کرنے کی کوشش کر رہا ہے"۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ایک عظیم اور ناقابل فراموش کردار ادا کیا۔ آپؒ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر تھے اور قادیانیت کے خلاف علمی و عملی میدان میں مسلسل جدوجہد کرتے رہے۔ آپؒ نے اس فتنے کے خلاف متعدد کتابیں اور مضامین تحریر کیے جن میں "تحفہ قادیانیت" تین جلدوں میں ایک نمایاں کام ہے جو قادیانیوں کے عقائد کی تردید اور ختم نبوت کے دفاع پر مشتمل ہے۔ آپؒ نے بین الاقوامی سطح پر بھی قادیانیوں کے خلاف آواز بلند کی اور جنوبی افریقہ جیسے ممالک میں انہیں غیر مسلم قرار

---

26 القادری، ڈاکٹر محمد طاہر، عقیدہ ختم نبوت، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور، اشاعت ۲۰۰۸ء، ص ۶۴-۶۵

27 کشمیری، علامہ انور شاہ، فیض الباری شرح صحیح بخاری کراچی: مکتبہ رشیدیہ، سن ندارد، ج ۳، ص ۲۰۴-۲۰۵۔

28 بنوری، محمد یوسف، ختم نبوت کی حقیقت، کراچی: جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، سن ندارد، ص ۴۵-۴۷۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.3, No.4, 2025

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

دلوانے میں اہم کردار ادا کیا۔ جامعہ بنوری ٹاؤن میں تدریس کے دوران آپؒ نے طلباء کو ختم نبوت کی اہمیت سے آگاہ کیا اور ماہنامہ "بینات" جیسے رسائل کے ذریعے عوام میں شعور بیدار کیا۔ آپؒ کی تقریریں اور تحریریں نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی ختم نبوت کی تحریک کو تقویت دیتی رہیں، جس کی وجہ سے آپؒ کو "شہید ختم نبوت" کا لقب ملا۔ ۱۸ مئی ۲۰۰۰ء کو آپؒ کو قادیانیوں کے ایک گروپ نے شہید کر دیا مگر آپؒ کی خدمات آج بھی ختم نبوت کے تحفظ کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔[29]

**خلاصہ:**

عقیدۂ ختمِ نبوت اسلام کے بنیادی اور قطعی عقائد میں سے ایک ہے، جسے قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ ﷺ، ائمہ لغت اور مفسرین کرام نے واضح دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ لغوی اعتبار سے "ختم" کا مادہ کسی چیز کے اختتام، تکمیل اور مہر لگانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ائمہ لغت جیسے ابن منظور، امام راغب اصفہانی اور فیروز آبادی نے لفظ "خاتَم" کے معنی آخری، مکمل کرنے والے اور سلسلہ ختم کر دینے والے کے بیان کیے ہیں۔ اسی بنا پر "خاتم النبیین" کا مفہوم یہ ہے کہ نبوت کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر مکمل اور ختم ہو گیا۔

اصطلاحی طور پر ختمِ نبوت سے مراد یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی تشریعی نبی آسکتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کی نئی نبوت کا آغاز ممکن ہے۔ مفسرینِ کرام نے سورۃ الاحزاب کی آیت ۴۰ کی تفسیر میں اسی عقیدہ کو امتِ مسلمہ کا اجماعی عقیدہ قرار دیا ہے۔ امام قرطبی نے لکھا ہے کہ اس آیت میں واضح نص موجود ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ امام ابن کثیر، علامہ آلوسی اور امام فخر الدین رازی نے بھی ختمِ نبوت کو قطعی عقیدہ قرار دیا ہے۔ اردو تفاسیر میں مولانا شبیر احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع، علامہ غلام رسول سعیدی اور ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس عقیدہ کی وضاحت کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ ختمِ نبوت دراصل دینِ اسلام کی تکمیل، شریعتِ محمدی ﷺ کی عالمگیریت اور قیامت تک اس کے محفوظ رہنے کی دلیل ہے۔

اس تفصیلی بحث سے واضح ہوتا ہے کہ ائمہ لغت اور مفسرینِ کرام کے نزدیک ختمِ نبوت کا مفہوم حضور اکرم ﷺ کی نبوت کے آخری، دائمی اور کامل ہونے پر دلالت کرتا ہے، اور یہی عقیدہ امتِ مسلمہ کے اجماع اور ایمان کی بنیاد ہے۔

**سفارشات:**

1. عقیدۂ ختمِ نبوت کے موضوع کو عصری اسلوب میں مدارس، جامعات اور تحقیقی اداروں کے نصاب میں مزید مؤثر انداز سے شامل کیا جائے۔
2. نوجوان نسل کو قرآن و حدیث کی روشنی میں عقیدۂ ختمِ نبوت کی صحیح تفہیم فراہم کرنے کے لیے جدید ذرائع ابلاغ اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز سے فائدہ اٹھایا جائے۔
3. مختلف زبانوں میں تحقیقی مقالات، کتب اور جرائد شائع کیے جائیں تاکہ عالمی سطح پر عقیدۂ ختمِ نبوت کا صحیح تعارف پیش کیا جا سکے۔
4. آئمہ مفسرین اور محدثین کی اصل عربی عبارات کو جدید تحقیقی اسلوب کے ساتھ مرتب کر کے علمی ذخیرے کی صورت میں محفوظ کیا جائے۔
5. جامعات میں "ختمِ نبوت اسٹڈیز" کے عنوان سے مستقل تحقیقی پروگرام اور سیمینار منعقد کیے جائیں تاکہ اس موضوع پر علمی تحقیق کو فروغ حاصل ہو۔
6. امتِ مسلمہ میں اتحاد و اتفاق کے فروغ کے لیے عقیدۂ ختمِ نبوت کی مشترکہ اور اجماعی حیثیت کو نمایاں کیا جائے تاکہ فتنوں اور باطل نظریات کا مؤثر علمی رد ممکن ہو سکے۔

[29] لدھیانوی، محمد یوسف، تحفہ قادیانیت، کراچی: مکتبہ لدھیانوی، ۱۹۹۰ء، ص ۱۲۰۔